سبق نمبر 1

مذہب کا تعارف

مذہب کیا ہے؟ اس کی تعریف کیسے کی جاتی ہے؟ مختلف افکار، خطوں اور مذاہب کے لوگ اس کی تشریح کیسے کرتے ہیں؟ کب، کیوں اور کیسے شروع ہوا؟ لوگ اس کی پیروی کیوں کرتے ہیں؟ ہمیں اس کی ضرورت کیوں ہے؟ یہ تمام اور اسی طرح کے بہت سے سوالات ہمیں اس بحث کی طرف لے جاتے ہیں تاکہ دینی علوم شروع کرنے سے پہلے ان کا جواب تلاش کیا جا سکے۔

ایٹیمولوجی:

مذہب، پرانے فرانسیسی لفظ "مذہب" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "مقدس چیز کا احترام" یا لاطینی لفظ "Religionem" کا مطلب ہے "دیوتاؤں کی تعظیم"۔

جدید احساس: "اعلیٰ غیب طاقت کی پہچان، اور اس کی اطاعت"۔ الفاظ "عقیدہ"، "کلٹ" اور "ایمان" مترادفات کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

اردو میں ہم لفظ "مذہب" استعمال کرتے ہیں جو اصل میں عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں "جانے کا راستہ"، "چلنے کا راستہ"، "ایک انداز"، "ایک طریقہ" وغیرہ۔ عربی میں مذہب کے معنی میں، لفظ "دین ای" عام طور پر استعمال ہوتا ہے جس کے لفظی معنی ہیں "انتقام"، "معاوضہ"، "واپسی"، "حکم" اور "فیصلہ" وغیرہ، مثال کے طور پر، قرآن کہتا ہے "...قیامت کے دن کا مالک"۔

قرآن میں لفظ مذہب:

مذہب کے معنی میں مذکورہ عربی الفاظ میں سب سے زیادہ موزوں "دین" ہے۔ اگرچہ قرآن اس معنی میں کچھ دوسرے الفاظ بھی استعمال کرتا ہے جیسے "...ملہ"، "سیرت"، "...منہاج"، اور "...شریح"، لیکن لفظ کو ترجیح دی گئی اور سب سے زیادہ استعمال کیا گیا۔ اکثر الٰہی ہدایت یعنی قرآن و حدیث میں یہ "دین" ہے کیونکہ یہ آخرت میں اعمال کی جزا اور جزا کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لفظ "مذہب" آسمانی صحیفے میں کہیں بھی مذہب کے معنی میں استعمال نہیں ہوا ہے کیونکہ یہ اردو میں سوائے مذہب کے صحیح معنی کا اظہار نہیں کرتا، اس کے بجائے، یہ "نقطہ نظر" اور "مکتبہ فکر" کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تعریفیں اور تصورات:

مختلف علاقوں، کراس اور افکار کے لوگوں نے اپنے اپنے علم اور تجربات کی روشنی میں مختلف طریقوں سے مذہب کی تشریح کی ہے۔ مذہب کے بارے میں مختلف نظریات اور رویوں کے بارے میں اندازہ حاصل کرنے کے لیے اسلامی نقطہ نظر کے ساتھ ساتھ مغربی علماء اور فلسفیوں کی چند آراء بھی پیش کی جا رہی ہیں۔

ایڈورڈ برنیٹ ٹائلر 1832-1917 (اپنی کتاب "Primitive Culture" میں بیان کرتا ہے) "روحانی وجود میں یقین"

David Emile Durkheim 1858-1917 (اپنی کتاب "The Elementary Forms of the Religious Life" میں لکھتے ہیں)

"مقدس چیزوں سے متعلق عقائد اور طریقوں کا متحد نظام"

ولیم جیمز 1842-1910 (اپنی کتاب "مذہبی تجربات کی اقسام" میں بیان کرتے ہیں)

Scanned with CamScanner

"انفرادی مردوں کے احساسات، اعمال اور تجربات کو ان کی تنہائی میں، چاہے وہ
کچھ بھی الہی

سمجھیں" مغربی خیالات کی جڑ یہ ہے کہ ان کے لیے مذہب "مقدس اور روحانیت سے تعلق" ہے۔
چیزیں، تنہائی میں احساسات اور افراد کے تجربات."

الہی نقطہ نظر: (مشرقی نقطہ نظر)

"مذہب ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو خالق، رب (خدا) نے اپنے رسولوں کے ذریعے وقتاً فوقتاً اپنے بندوں (انسانوں اور جنوں) کی زندگی اور بعد کی زندگی میں کامیابی کی راہنمائی کے لیے ترتیب دیا اور نازل کیا ہے۔"

تجزیہ:

ان تمام نقطہ نظر پر ایک نظر ڈالنے سے چند حقائق سامنے آتے ہیں کہ.... تاہم مغربی علماء مذہب کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ اس کا تعلق صرف فکر سے ہے، مذہب کے عملی پہلو پر زور نہیں دیا جاتا۔ یہ رویہ مغربی معاشرے میں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے کیونکہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کے ساتھ ساتھ معاشی اور سیاسی اداروں میں مذہب کی مداخلت کو ناپسند کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مذہب ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے، کیونکہ لوگ اپنے خیالات اور روحانی اور مقدس مخلوقات کے ساتھ تعلق میں مختلف ہوتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر مغربی معاشرے میں بالخصوص جدید دور میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ الہی نقطہ نظر سے مذہب نظریاتی ہونے سے زیادہ عملی ہے کیونکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور تقریباً 90 فیصد اسلامی تعلیمات عملی طور پر ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ایک ذاتی معاملہ سے زیادہ اجتماعی اور باہم مربوط مسئلہ ہے کیونکہ اجتماعیت کے بغیر دنیاوی زندگی میں کامیابی تصور نہیں کی جا سکتی۔

دین کی ضرورت:

مذہب بنی نوع انسان کی ایک لازمی ضرورت ہے کیونکہ یہ زندگی کے جوہر کو معنی دیتا ہے، وجود کا مقصد پیدا کرتا ہے اور بنی نوع انسان کی اساس کو قائم کرتا ہے۔ یہ گفتگو ان پہلوؤں پر مزید تفصیل کی متقاضی ہے۔

فطرت کا تقاضا:

یہ بات قابل ذکر ہے کہ آزادی اور آزادی انسانوں کے لیے کبھی بھی متوجہ اور مطلوب رہی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی فطری خواہش کی بنا پر ہر قسم کی قید و بند سے آزادی اور آزادی کو ترجیح دیتا ہے جو کہ دین کا بنیادی حصہ ہیں۔ زمینی حقیقت یہ ظاہر کرتی ہے کہ دنیا کی تقریباً 80-85% آبادی وابستہ ہے اکچھ مذہب آزادی اور آزادی پر مذہب کی طرف سے مقرر کردہ پابندیوں اور قید کو ترجیح دیتے ہیں جو خود انسان کے لیے حیران کن ہے۔ یہ معمہ حل کرنا غیر پیچیدہ ہے۔ درحقیقت کسی نہ کسی مذہب سے وابستگی انسانی فطرت کا تقاضا ہے جس کے ساتھ انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ فطرت سے مراد کسی چیز کی ایک لازمی خصوصیت یا خصوصیت ہے جس کے ذریعے اس خاص چیز کو پہچانا اور جانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، پانی کو اس کی لیکویڈیٹی اور بہاؤ کے لیے پہچانا اور چیز نہیں رہتی ہے۔ اگر اس خصوصیت کو ہٹا دیا جائے تو اسے برف کہا جا سکتا ہے لیکن اب پانی نہیں۔ جانا جاتا ہے، اگر اس شرط کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے کہ وہ کسی نادیدہ سپر فطری طاقت پر اسی طرح انسان کو اس شرط کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے کہ انسان اسے پہچانے یا نہ پہچانے، کیونکہ یہ ایک یقین کرنے کا پابند ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انسان اسے پہچانے یا نہ پہچانے، کیونکہ یہ ایک سے زیادہ بار تجربہ کر کے ثابت ہوا ہے کہ انسان کسی کام کے لیے فیصلہ کرتا ہے اور عزم کرتا ہے اور مقصد کے حصول کے لیے سخت جدوجہد کرتا ہے، آخر کار اپنے تمام عزم کے باوجود ناکام ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، ناپسندیدہ بیماریوں، حادثات، اموات اور آفات میں مبتلا ہونا یہاں تک کہ انسان کو کسی دوسرے متضاد طاقتور ہونے پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے جو خود انسان سے زیادہ غالب اور بااثر ہے۔ ان اپنی فطرت کی وجہ سے خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں یہ طاقت اسے نقصان یا تباہی کا باعث بن جائے۔

Scanned with CamScanner

اگر انسان سے ناراض ہو جائے نتیجے کے طور پر، انسان کسی بھی متوقع یا غیر متوقع ناکامی اور فساد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور زیادہ سے زیادہ فوائد اور فوائد حاصل کرنے کے لیے اس طاقت کو حاصل کرتا ہے: اا اس طرح مذہب جنم لیتا ہے اور یہ صرف خدا پر یقین ہے جو لوگوں کو تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ نفس اور دماغ، روح کے لیے سکون، فرد کے لیے معنی اور انسانی فطرت کے لیے اطمینان۔

انسانی فطرت:

لفظ "Innate" سے مراد ضروری انسانی خصوصیات میں بنایا گیا ہے۔ انسان کو ایک فطری فطرت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے جو اسے خدا کے طور پر ایک ان دیکھی سپر فطری طاقت پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ قرآن ایک ایسے واقعے کے بارے میں بتاتا ہے جو آدم (ع) کے زمین پر بھیجے جانے سے پہلے جنت میں پیش آیا تھا جس کی شناخت "ابتدائی عہد" کے نام سے کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تفصیلات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تمام انسانی روحوں کو آدم علیہ السلام سے پیدا کیا اور اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کیا اور ان سے سوال کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ ان سب نے جواب دیا، "کیوں نہیں" یعنی سب نے اس پر اتفاق کیا۔ یہ عہد اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فطری فطرت کے طور پر مقرر کیا ہے۔ اسی فطرت کو قرآن میں "فطرہ" کہا گیا ہے اور ہر ایک اسی "فطرہ" کے ساتھ جنم لیتا ہے جو حقیقت الٰہی کو قبول کرنے کا باعث بنتا ہے۔

ضروری حقائق کے علم کے لیے دماغ کی خواہش: عقیدے کی

انسان کی ضرورت بنیادی طور پر انسان کے اپنے آپ کو جاننے کی خواہش سے حاصل ہوتی ہے۔
اس کے ارد گرد کائنات، جوابات تلاش کرنے کی ضرورت یقینی حل تک پہنچنے کے بغیر
ہمیشہ انسانی فلسفوں کی فکر پر قابض رہی ہے۔ ان کی تخلیق کے بعد سے، لوگوں کو پریشان کن سوالات تھے "کہاں سے؟"، "کہاں؟" اور کیوں؟" وہ کبھی کبھی روزمرہ کی زندگی کے تقاضوں سے پریشان ہو جاتے ہیں، لیکن وہ ایک دن ان ابدی سوالات کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ انسان حیران ہوتا ہے: میں اور یہ لامحدود کائنات کہاں سے آئے؟ کیا میں خود وجود میں آیا ہوں یا کوئی ہے؟ وہ خالق جس نے مجھے وجود میں لایا؟وہ کون ہے؟میرا اس سے کیا تعلق ہے؟اس وسیع زمین،اسمان،جانور،سبزی،معدنیات،سیاروں اور ستاروں کا کیا ہوگا؟کیا یہ خود ہی وجود میں آئے ہیں یا کوئی خودمختار خالق ہے؟ اس زندگی کے بعد کیا ہے؟موت کے بعد کیا ہے؟اس کرہ ارض پر مختصر سفر کے بعد ہم کہاں جائیں گے؟کیا پیدائش سے لے کر موت تک کی زندگی کی کہانی اس سے آگے کچھ نہیں ہے؟کیا نیک اور سچائی کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے نیک لوگ؟ بدکاروں اور بدمعاشوں کا بھی وہی انجام ہوتا ہے جو اپنی خواہشات اور خوشنودی کے لیے دوسروں کو قربان کر دیتے ہیں؟کیا زندگی صرف موت پر منتج ہوتی ہے؟یا موت کے بعد کوئی اور زندگی ہے جس میں نیکوں کو جزا اور بدمعاشوں کو سزا دی جاتی ہے؟اور انسانیت کیوں تھی؟ کیوں وجود میں لایا؟ کیا لوگوں کے پاس عقل، حکمت، علم اور ارادہ تھا جو انہیں تمام جانوروں سے ممتاز کرتا ہے؟ اسمان اور زمین کی ہر چیز اُس کی خدمت میں کیوں لگتی ہے؟ کیا اس کے وجود کا کوئی مقصد ہے؟ کیا اس کی زندگی میں کوئی مشن ہے؟ یا وہ صرف جانوروں کی طرح کھانے کے لیے وجود میں آیا تھا اور پھر جانوروں کی طرح ختم ہو گیا تھا؟ اگر وجود کا کوئی مقصد ہے تو وہ کیا ہے؟ یہ مقصد کیسے پورا ہو سکتا ہے؟

ان سوالات نے ہر دور میں انسان کو پریشان کیا ہے اور ایسے جوابات مانگے ہیں جو عقل کو تسکین اور دل کو سکون بخشیں۔ اس طرح کے جوابات صرف مذہب یا خالص مذہبی عقیدے میں ملتے ہیں۔ یہ مذہب ہی بنیادی طور پر انسان کو سکھاتا ہے کہ وہ نہ اتفاق سے وجود میں آیا ہے اور نہ ہی خود سے بلکہ اسے ایک عظیم خالق نے پیدا کیا ہے جو اس کا خدا ہے، اس خدا نے انسان کو بنایا، اس کی وضع قطع کی، اسے مناسب تناسب دیا، اس میں روح پھونکی۔ اسے سماعت، بینائی، دماغ اور دل سے نوازا اور اسے ماں کے پیٹ میں جنین کی طرح ہر طرح کی نعمتیں عطا کیں۔

تاریخ اور پس منظر:

Scanned with CamScanner

مذاہب کی تاریخ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کبھی بھی ہر معاشرے میں انسانی زندگی کا لازمی حصہ رہا ہے۔ یونانی مورخ پلوٹارک (46-120 عیسوی) لکھتا ہے "تاریخ میں، میں نے قلعوں کے بغیر شہر، محلات کے بغیر شہر، اسکولوں کے بغیر شہر، لیکن عبادت گاہوں کے بغیر شہر کبھی نہیں پائے"۔ مذہب کی تاریخ کے لیے، ہمیں آثار قدیمہ کے شواہد بھی ملتے ہیں، اسی طرح حمورابی (2300 قبل مسیح) کے قانون کی تختیاں، بابل کا ایک بادشاہ، تقریباً ابراہیم (ع) کے زمانے میں بابل کے دارالحکومت نینوی میں رہتا تھا۔ یہ تختیاں الہی تعلیمات سے اخذ کردہ کچھ شقوں پر مشتمل قوانین کو بیان کرتی ہیں۔ مزید برآں، قدیم قبرستان جیسے مقبرے اور اہرام مذہب کا بڑا ثبوت فراہم کرتے ہیں، کیونکہ خود تدفین، قرآن کے نزول کے مطابق کووں کے ذریعے بنی نوع انسان کو دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

لیکن، یہ اصل میں کب اور کیسے شروع ہوا، تاریخ خاموش ہے اور کوئی قطعی جواب نہیں دیتی۔ لیکن، قرآن اور بائبل جیسے آسمانی صحیفے اس بات کو اچھی طرح سے ظاہر کرتے ہیں کہ مذہب کی ابتدا اس زمین پر سب سے پہلے آدم (ع) سے ہوئی تھی۔

مذاہب کی عالمگیر خصوصیات:

دنیا میں موجود مذاہب کی ایک بڑی تعداد وسیع پیمانے پر افکار اور تعلیمات کی حامل ہے، لیکن کچھ بنیادی خصوصیات ان سب کے درمیان عالمگیر اور مشترک سمجھی جاتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں۔

1- عقیدہ اور عقائد: موجودہ تمام مذاہب کی تعلیمات خیالات پر مشتمل ہیں۔ عقائد کے طور پر کہا جاتا ہے۔ اگرچہ، یہ عقائد مذہب کے لحاظ سے تفصیلات میں مختلف ہوتے ہیں، لیکن ہیں۔ عام طور پر ایک نظریاتی حصہ ہے۔

2- رسومات اور رسومات: تمام مذاہب میں کچھ عملی رسومات ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ پیروکار جو بعد میں اس مخصوص مذہب کی شناخت بن جاتے ہیں۔ یہ ہے دوسری خصوصیت جو تمام مذاہب کے درمیان مشترک ہے چاہے وہ نازل ہوں یا غیر نازل کیا، لیکن، اسی طرح عقائد، یہ رسومات بھی مذہب کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔

3- اخلاقیات اور اخلاقیات: تمام مذاہب اچھے اور برے کے اپنے اپنے تصورات اور اخلاقی اور اخلاقی اقدار کی پابندیاں ان کے اپنے خیالات اور رسومات سے اخذ کرتے ہیں۔ اگرچہ، کچھ اخلاقی اقدار عالمگیر ہیں جیسے سچ بولنا، جھوٹ نہ بولنا اور بے گناہ کو قتل نہ کرنا، لیکن کچھ مختلف مذاہب میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ایک مذہب میں ایک قدر اچھی سمجھی جائے لیکن دوسرے مذہب میں نہ ہو۔

مذہب اور انسانی زندگی:

اس حقیقت میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ مذہب کبھی بھی بہت زیادہ اثر انداز رہا ہے اور اس نے انسانیت، ان کی ذاتی اور اجتماعی زندگی پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے۔ انسان، ایک مذہب کا پیروکار ہونے کے ناطے، اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے اس مقدس سپر فطری طاقت کے ساتھ ایک زبردست رشتہ قائم کر لیا ہے جو غالب ہے اور انسانی زندگی کو فائدہ پہنچانے یا تباہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ انسان کو وقتاً فوقتاً نفسیاتی سکون اور روحانی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اور مشکل اور بحران کے وقت ایک زبردست اور بے مثال حمایتی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو انسان کی زندگی، امید اور حوصلہ رکھتا ہے، جب کوئی شخص کچھ کھو دیتا ہے یا جس سے وہ پیار کرتا ہے، یا کچھ حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے، یا بدقسمتی اور بیماری کا شکار ہوتا ہے۔ مذہبی عقیدہ اسے سہارا، طاقت، امید، تعزیت اور صبر فراہم کرتا ہے۔

مذہب انسانوں کی اجتماعی زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔ درحقیقت معاشرے ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں اور اپنی تہذیب و ثقافت بناتے ہیں۔ دنیا کی تمام عظیم تہذیبیں اپنے مذہب سے جانی جاتی ہیں جیسے بدھ تہذیب، ہندو ثقافت اور تہذیب اور مسلم تہذیب ان کے مذاہب کے نام پر رکھی گئی ہے۔ مزید یہ کہ مذہب

Scanned with CamScanner

معاشرے کے اراکین کے درمیان تعلقات کو کنٹرول اور کنٹرول کرتا ہے اور ہر رکن کو اپنی حدود کی پابندی کرتا ہے، دوسروں کے حقوق کی پامالی سے باز رہتا ہے اور ذاتی فوری فائدے کے لیے کمیونٹی کی فلاح و بہبود کو نظر انداز نہیں کرتا ہے۔

مذاہب کی درجہ بندی:

دنیا میں تقریباً نو ہزار مذاہب ہیں جن میں قبائلی مذاہب بھی شامل ہیں۔ ان مذاہب کو دو بڑے زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے، ظاہر شدہ اور غیر ظاہر۔ انکشاف سے مراد پیروکاروں کے اس دعوے کی طرف اشارہ ہے کہ انسانی رہنمائی کے لیے کوئی آسمانی صحیفہ ہو۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام کو نازل شدہ مذاہب سمجھا جاتا ہے۔ باقی مذاہب کو غیر منکشف مذاہب قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ الہی ہونے کا دعوی نہیں کرتے ہیں: صحیفے کے باوجود ان کے پاس کچھ مقدس اور مقدس کتابیں ہیں۔

مذہبی نظریات: Emp

الہیات خدا کے تصورات اور مذہبی سچائیوں کی نوعیت کا منظم اور عقلی مطالعہ ہے۔ یہ ایک ایسا علم ہے جس سے مراد خدا، اس کی حقیقت اور بنی نوع انسان کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا ایک مافوق الفطرت ہستی اور ایک حتمی حقیقت ہے، لیکن انسان، خدا کے ساتھ اپنی تمام تر وابستگی کے باوجود، اس کی حقیقت تک پہنچنے اور اسے دریافت کرنے سے قاصر ہے کیونکہ وہ انسان کے حواس اور تصورات کے نقطہ نظر سے باہر ہے۔ تاہم، لوگوں نے اپنے عقلی اور حتمی نتیجے کے طور پر اسے تلاش کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اختلاف کیا اور کئی تصورات بنائے۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں،

1- الحاد:

خدا اور مذہب کے وجود سے انکار اور کائنات کی خودی پر یقین

رکھنا۔

2- اگنوسٹکزم:

خدا کے وجود یا عدم وجود کے بارے میں یقین نہ ہونا، بلکہ اس کے بارے میں شک میں

مبتلا ہونا۔

3- دین پرستی:

خدا کو ماننا لیکن وحی اور کائنات میں خدا کی مداخلت کا انکار کرنا۔ ونتھی

اقسام: تھیزم کی (خدا کا لازم کی

نانتے)

4. کائنات کے قانون اور فطرت کے ساتھ خدا کی شناخت اور مساوات، کائنات کو قرار دینا

خدا

5. توحید:

اس بات پر یقین کرنا کہ خدا ایک نہیں ہے (اس کی تائید آسمانی صحیفوں سے ہوتی ہے)

6- شرک:

خدا کی کثرت یعنی خدا کے اعداد پر یقین۔

Scanned with CamScanner

باب 2

اسلام کا تعارف

اسلام () دنیا کے مذاہب میں ایک مشہور مذہب کا نام ہے۔ یہ سچائی کا مذہب ہے جس میں خیالات اور عمل دونوں موجود ہیں۔ الٰہی صحیفہ القرآن کے مطابق، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا دین ہے اور الٰہی ہدایت کا آخری اور مکمل نسخہ ہے۔

ایٹیمولوجی:

لفظ اسلام () ایک عربی لفظ ہے جو ایک اور عربی لفظ SALAM (A) سے ماخوذ ہے بغیر الف (ا) کے جس کے لفظی معنی ہیں "امن" اور "حفاظت۔ عربی کے لسانی اصولوں کے مطابق، اس میں ایک اور حرف الف () کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس نے اسلام () کو تبدیل کیا جو کہ مذہب کا عنوان ہے، الف (ل) کے اضافے کے بعد اب یہ لفظ بدل گیا ہے اور ظاہر ہے کہ معنی بھی بدل گئے ہیں، لہٰذا اب یہ امن و سلامتی کے معنی میں نہیں رہا، بلکہ، اس کا مطلب ہے "فرمانبرداری"، "تسلیم" اور "ہتھیار ڈالنا"۔

تعریف:

"ایک مکمل ضابطہ حیات جو اللہ (خالق، مالک اور رب) نے اپنے آخری رسولوں پر نازل کیا اور اپنے بندوں (انسانوں اور جنوں) کو زندگی اور آخرت میں کامیابی کی طرف رہنمائی کے لیے نازل کیا"۔

اہم نوٹ 1:

اسلام دیگر مذاہب کے برعکس ہے کیونکہ ان میں کچھ مخصوص روایات اور رسوم موجود ہیں خاص طور پر تین مواقع پر یعنی بچے کی پیدائش، شادی اور کسی شخص کی موت، یا زیادہ سے زیادہ کچھ رسومات عبادت کے طور پر ادا کی جاتی ہیں۔ ان کے پاس اپنے مذہب کی بنیاد پر عبادات، سماجی معاملات، معاشی نظام، سیاسی اور قانونی معاملات کا منظم اور منظم ڈھانچہ نہیں ہے۔ اس کے بجائے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر پہلو کے لیے مکمل طور پر تعلیمات سے آراستہ ہے۔ مثال کے طور پر، زندگی کے مذکورہ بالا شعبوں کے ساتھ، اسلام روزمرہ کے معمولات جیسے کھانے، پینے، سونا، لباس پہننے پر بھی زور دیتا ہے اور روزمرہ زندگی کی ضروریات کو اسلام کے احکام کے مطابق انجام دینے کا بھی حکم دیتا ہے۔

دوم، اسلام ایک الہامی مذہب ہے، جسے اللہ تعالیٰ (خالق، مالک اور تمام جہانوں کا رب) نے منتخب اور نازل کیا ہے۔ یہ انسان کا بنایا ہوا مذہب نہیں ہے۔ اس کی تعلیمات حقیقی طور پر رب کی طرف سے ہیں اور شکوک و شبہات سے بالاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے آخری نبی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنے ایک فرشتے جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعے نازل فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ تمام فرشتوں کا سردار سمجھا جاتا تھا۔ اللہ قرآن میں نازل کرتا ہے،

وإنه لتنزيل رب العالمين (نزل به الروح الأمين 0 على قلبك لتكون من المنذرين بلسان عربي مبين 0 الشعراء 26 :(192-195)

"اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اسے امانت دار روح (جبرائیل) نے آپ کے دل پر اتارا، تاکہ آپ خبردار کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ صاف عربی زبان میں"۔

Scanned with CamScanner

اسلام کا موضوع:

موضوع سے مراد کسی خاص چیز یا شے کے مطالعہ کی طرف ہے جس پر ایک موضوع کے طور پر کسی نظم و ضبط کے تحت بحث کی جاتی ہے۔ مثلاً طبی سائنس کے تحت انسانی جسم پر بحث کی جاتی ہے۔ اس لیے یہ میڈیکل سائنس کا موضوع ہے۔ اور مشین انجینئرنگ کا موضوع ہے کیونکہ انجینئرنگ کے نظم و ضبط کے تحت بحث کی جاتی ہے۔

اسی طرح جب اسلام کو ایک نظم و ضبط اور ضابطہ حیات سمجھا جاتا ہے تو اس میں بھی کوئی نہ کوئی موضوع ضرور زیر بحث آنا چاہیے۔ اور پورے اسلامی کے لیے موضوع تعلیمات ہیں...

"انسان اور جن اللہ کے بندے ہیں"، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

خلقت الجن و الإنس إلا ليعبدون اے (الذاريت 51 : 56)

''میں نے جنات اور انسانوں کو اس مقصد کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اسلام ان تعلیمات کو ظاہر کرتا ہے جن کے ذریعے انسان خود کو اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے بننے کے قابل بنا سکتا ہے۔

اسلام کا مقصد:

اسلام کے اس نزول کے پیچھے مقصد یہ ہے کہ ....

"انسانوں اور جنوں کو مکمل رہنمائی فراہم کرنا جو انہیں زندگی اور آخرت میں کامیابی کی طرف لے جائے"۔

اہم نوٹ:

ایک قابل غور نکتہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ صحیفہ القرآن کی تفسیر کے مطابق کامیابی کا اصل تصور جہنم کی آگ سے محفوظ طریقے سے نکالنے اور جنت میں داخل ہونے پر ہے۔ اللہ فرماتا ہے....

من تخرج عن النار وأدخل الجنة فقد فاز، وما الحياة الدنيا إلا متاع الغرور (آل عمران 3 : 185)

"پس جو شخص جہنم کی آگ سے محفوظ رہا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ یقیناً کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی دھوکے کا سامان ہے۔"

آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اس حقیقی کامیابی سے بڑھ کر کوئی بھی دنیاوی کامیابی قابل تعریف اور قابل اعتماد نہیں ہے خاص طور پر جب یہ دنیا خود فانی ہو اور انسان کو جہنم کی آگ سے محفوظ نہ رکھا جائے۔

Scanned with CamScanner

اسلام کا چہرہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بہت مشہور حدیث میں ہے جس کا عنوان ہے حدیث جبرئیل کے ساتھ، نبی نے (جبریل علیہ السلام کے پوچھے گئے سوال کے جواب کے طور پر اسلام کا تعارف چہرے کے خدوخال سے کروایا) تفصیلات کے لیے، عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جبرائیل مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کی شکل میں دیکھنے کے لیے آئے جب کہ کچھ صحابہ (بشمول رپورٹر) آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند (پانچ) سوالات پوچھے جن کے جواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے۔ ان تمام سوالات میں سب سے پہلا سوال اسلام کے ابتدائی اور ابتدائی تعارف کے بارے میں تھا جیسا کہ اس نے پوچھا؛

يا شخند ! أخبرني عن الإسلام ... "اے ممالك مجھے اسلام کے بارے میں بتاؤ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله و ان محمدا رسول الله، وتقيم الصلوة، وتؤتي الزكوة، و تصوم رمضان، و تحج البيت إن استطعت الله سيلا۔ (متفق علیہ)

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور تم اس کی پابندی کرو۔ رمضان کے روزے رکھو اور گھر کا حج کرو اگر تم اس تک پہنچنے کا انتظام کرسکو۔"

یہ حدیث اسلام کے چہرے کی پانچ خصوصیات کو بیان کرتی ہے۔

(شہادتین، ایمان)
(الصلاۃ)
(از-زکاب)
(الحج)
(الصوم)

ایمان
دعائیں
صدقہ
حج
قاست

اہم نوٹ 1:

مذکورہ بالا پانچ تعلیمات صرف ایک چہرہ اور اسلامی تعلیمات کا ایک چھوٹا سا حصہ ہیں، مکمل اسلام نہیں۔ کیونکہ اسلام اپنی تعلیمات میں ان پانچوں سے وسیع تر ہے جیسا کہ انسان چہرے کے علاوہ دیگر اعضاء اور جسم کے اعضاء بھی رکھتا ہے۔

اسلام کے ستون:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور بہت مشہور حدیث ایک تعمیر شدہ عمارت کے ذریعے اسلام کو ظاہر کرتی ہے۔ جسے نبی () نے اپنی تعلیمات کے لیے ایک مثال کے طور پر قائم کیا ہے جیسا کہ انہوں نے کہا؛

بنی الإسلام علی خمس، شهادة أن لا إله إلا الله و أن محمدا عبده و رسوله، وإقام الصلوة، و إيتاء الزكوة، و الحج، و صوم رمضان (متفق علیہ)

Translate Text Search

Translated text

Scanned with CamScanner

اسلام کی تعمیر پانچ (ستونوں) پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا۔ (حج) اور رمضان (صوم) کے روزے رکھنا۔"

مذکورہ حوالہ ایک بار پھر اسلام کی مذکورہ بالا پانچ تعلیمات کو سابقہ کی طرح بیان کرتا ہے اور ایک کالم ساختہ عمارت جس کی بنیاد پانچ کالموں اور ستونوں پر رکھی گئی ہے اسلام کے لیے ایک مثال کے طور پر قائم کی گئی ہے۔

اہم نوٹ 2:

لیکن پھر یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حدیث مذکورہ بالا پانچوں کو اسلام کی انتہائی اہم تعلیمات کے طور پر طے کرتی ہے لیکن مکمل اسلام نہیں۔ کیونکہ صرف کالم، ایک مکمل عمارت نہیں ہیں، اس کے ساتھ ساتھ عمارت میں بہت سے دوسرے حصے بھی ہیں۔ اسی طرح یہ پانچ مکمل اسلام نہیں ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے بہت سے دوسرے حصے ہیں جیسا کہ نبی (ص) نے بیان کیا ہے،

الإيمان بضع وسبعون شعبة .... (متفق علیہ) "ایمان کے ستر سے زیادہ حصے ہیں"

پانچوں کی اہمیت:

اسلام کی تمام تعلیمات میں مندرجہ بالا پانچوں کی اہمیت اور خصوصیت کو سمجھنے کے لیے بنیادی طور پر دو وجوہات سامنے آتی ہیں کہ ان پانچوں کو اسلام کا ستون، اسلام کی پیشانی اور اسلام کا ابتدائی تعارف کیا گیا ہے۔

1- ان پانچوں میں سے پہلی کا تعلق اسلام کے عقیدے اور عقائد سے ہے جبکہ باقی چار کا تعلق اسلام کی عبادات سے ہے۔ ایمان اور عبادات ہی اصل مقاصد ہیں جن کے لیے انسان اور جنات کو پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ نازل کرتا ہے؛

میرا خلقت الجن و الإنس إلا لیعبدون اے (الذاریت 51 : 56)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں''۔

2- دوسری بات یہ ہے کہ یہ پانچوں کبھی بھی آسمانی مذاہب کا حصہ رہے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین جیسا کہ ہم ان کے اپنے مطالعہ کے تحت اس پر بحث کریں گے۔

Scanned with CamScanner

اسلام کا مکمل ڈھانچہ:

اسلامی تعلیمات کو ابتدائی طور پر پانچ بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1:- عقائد: (عقائد و ایمانیات)

- (توحید) — 1- اللہ کی وحدانیت
- (ملائکہ) — 2. اس کے فرشتے 3. اس کی کتابیں
- (کتب)
- (انبیاء و رسل) — 4. اس کے رسول
- (الیوم الأخر) — 5. آخری دن
- (قضاء و قدر) — 6- تقدیر

2:- عبادات: (عبادات)

- (صلوۃ، نماز) — 1- دعائیں
- (زکرۃ) — 2- صدقہ
- (صوم، روزہ) — 3- روزے
- (حج) — 4- حج کرنا
- 5- Preaching +Holy War (دعوت و جہاد)

3:- لین دین: (معاشرت و معاملات)

- (معاشرات) — 1- سماجی معاملات
- (معاملات) — 2- پیسے کا لین دین

4:- قواعد و ضوابط: (حدود و قوانین)

(سیاسیات)

- 1- سیاسی نظام
- (قانون سازی) — 2- قانون سازی کا نظام
- (عدل و انصاف) — 3- عدالتی نظام

Scanned with CamScanner

(اخلاقیات و تزکیہ)

5.- اخلاق و تزکیہ:

(تصور اخلاق)

(تصور خیر و شر)

(تصور معروف و منکر)

(اخلاقی اقدار)

(تزکیہ)

1- اخلاقیات کا تصور

2. اچھائی اور برائی کا تصور

3- منصفانہ اور غیر منصفانہ کا تصور

4- اخلاقی

اقدار 5. طہارت:

اسلام کی انتہا:

آخر میں یہ بھی ضروری ہے کہ اسلام کی حیثیت کو اللہ رب العالمین کی نظر میں سمجھ لیا جائے۔ آسمانی صحیفہ قرآن کے مطابق اسلام کی تکمیل کا تصور درج ذیل

دو نکات پر مشتمل ہے۔

1. اسلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک واحد مذہب ہے اور یہ نازل ہونے کا آخری نسخہ ہے۔ مذاہب نیز اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر تنبیہ کی ہے کہ کسی کو اسلام پر ایمان لائے بغیر موت

نہیں آنی چاہیے۔ جیسا کہ قرآن فرماتا

: 19) إن الذين عند الله ... ہے؛ (العمران 3

الإسلام "درحقیقت اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔"

یہ بھی بتاتا ہے؛

ا أيها الذين أمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون اے (آل عمران 3:102)

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اپنے آپ کو موت نہ آنے دو۔

بطور مسلمان بچاؤ۔"

2. حقیقی معنوں میں کامیابی کا تصور یعنی آخرت کی کامیابی کا دارومدار مکمل طور پر اسلام کی پیروی پر ہے، اور کامیابی کا کوئی دوسرا ممکن طریقہ یا کلید نہیں۔ کوئی دوسرا مذہب اللہ کے نزدیک قابل قبول نہیں جو قیامت کے دن کا رب اور مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں

اس کا اعلان فرمایا ہے کہ یامن

يبتغ غير الإسلام ديناً فلن يقبل منه، وهو في الأخرة من الخبرين او (آل عمران 3:85)

"اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا، وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا،

آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔"

نیز، اسلام کے اس آخری نسخے پر ایمان لائے بغیر مر جانا قطعی اور

جہنم میں ابدی سزا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

Scanned with CamScanner

إن الذين كفروا وماتوا وهم كفار فلن يقبل من أحدهم ثل: الأرض ذهبا ولو الندى به أولئك لهم عذاب أليم وما لهم من ناصبرين (العمران 3:91)

"جو لوگ کافر ہوئے اور کافر ہی مرے، ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا بھی قبول نہیں کیا جائے گا، خواہ کوئی اسے فدیہ میں ہی کیوں نہ دے دے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ کوئی مددگار نہیں ہے۔"

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال رسول الله و الذي نفس محمد بيده، لا يلمع بي احد من هذه الأمة يهودی ر لا نصرا ني ثم يموت و لم يؤمن بالذي أرسلت به الا كان من أصحاب النار (رواه مسلم)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں سے جو کوئی یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنتا ہے اور پھر اس بات پر ایمان نہیں لاتا کہ میں (اسلام) کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، وہ ضرور مر جائے گا۔ جہنم کے ارکان میں سے ہو"

Scanned with CamScanner

اسلامی قانون (شریعت) کے ذرائع

قانون کا ماخذ تصور:

اسلام ایک الہامی دین ہے جسے اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے منتخب اور نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے بندوں (انسانوں) کو سیدھی راہ دکھائے تاکہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے مطالبے کے مطابق زندگی گزارنے کے قابل بنا سکیں۔

سربلند

اسلام کی زیادہ تر تعلیمات عمل پر مبنی ہیں اور ایک محوری نکتہ یہ ہے کہ اسلام کے تناظر میں ہر عمل کو انجام دینے سے پہلے علم کی ضرورت ہوتی ہے خاص طور پر موسم کی درجہ بندی کرنے کے لیے یہ خاص عمل اسلامی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہے یا نہیں۔ . اس درجہ بندی کی بنیادی طور پر ضرورت ہے اس لیے ہم کسی بھی شہوت پرست اور شیطان صفت انسان کے ذریعے گمراہ نہیں ہو سکتے۔ اس تصدیق کے لیے اسلامی قانون (شریعت) کے کچھ منظور شدہ ماخذ کی ضرورت ہے، جو الہام کی روشنی میں، قرآن (الکتاب) اور حدیث (بطور سنت) کے طور پر متعین دو بنیادی باتیں ہیں، اور دو دیگر کو اجماع کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے۔ اور قیاس۔

ذرائع

1- القرآن (الکتاب)

2- الحدیث (سنت)

3- الجمعہ

4- القیاس (اجتہاد)

Scanned with CamScanner

القرآن:- (بطور شریعت)

قرآن اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کا نام ہے جسے درحقیقت اللہ تعالیٰ کا براہِ راست کلام سمجھا جاتا ہے۔ قرآن واحد آسمانی کتاب ہے جو انسان اور اللہ کے درمیان وسیلہ کا کام کرتی ہے۔ رسول نے فرمایا:

خوشیاں منائیں! بے شک اس قرآن کی ایک انتہا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسری انتہا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اسے مضبوطی سے پکڑو۔ تم کبھی ہلاک نہ ہو گے اور نہ اس کے بعد گمراہ ہو گے۔ (طبرانی)

لفظ قرآن کا لفظی معنی عربی زبان میں "پڑھنا"، "تلاوت کرنا" کے ہے۔ اس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی مقدس کتاب، بغیر کسی شک و شبہ کے ہم تک متواتر کے طور پر منتقل ہوئی"۔

وضاحت:

جہاں تک اوپر بیان کی گئی تعریف کا تعلق ہے تو چند حصوں کی مزید ضرورت ہے۔

وضاحت

مقدس کتاب:

بلاشبہ کروڑوں مسلمانوں کی مقدس کتاب مانی جانے والی کتاب۔ یہ خاص شق قرآن اور باقی دنیا کے درمیان فرق کرتی ہے۔ صحیفے کیونکہ انہیں مقدس کتابوں کے طور پر نہیں مانا جاتا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ:

قرآن دوسری کتابوں کے برعکس ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا براہ راست کلام ہے جسے اس نے جبرائیل (جبریل) کے ذریعے الہام کے طور پر نازل کیا۔ یہ عام شق قرآن اور دیگر تمام کتابوں کے درمیان فرق کرتی ہے خواہ ان کو ان کے پیروکار مقدس کتابیں ہی مانیں۔ لیکن درحقیقت وہ غیر منکشف صحیفے ہیں جو بنی نوع انسان کے لکھے ہوئے ہیں۔

اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو:

قرآن خود قرآن کی وضاحت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر نازل ہوا ہے۔ یہ مضمون قرآن اور باقی آسمانی صحیفوں جیسے تورات اور انجیل (بائبل) کے درمیان مکمل فرق کرتا ہے۔

ہمیں متواتیر کے طور پر منتقل کیا گیا:

قرآن چونکہ نزول کے وقت سے متواتر ہے اور اسی خصوصیت کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔ متواتیر، اسلامی فقہ کی تشریح کے مطابق، ایک اصطلاحی اصطلاح ہے

Scanned with CamScanner

بیانیہ جو بیان کردہ متن کے 100% یقین، یقین دہانی اور تحفظ کا سبب بنتا ہے۔ اس
کی تعریف اس طرح کی گئی ہے: ایک متن جو
اتنے بڑے لوگوں کے ذریعہ پورے وقت میں بیان اور محفوظ کیا جاتا ہے۔
ایسے لوگوں کی تعداد کہ کوئی ان کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کرپٹ ہیں۔

وقت

اس قسم کی روایت ہمیشہ متن کی بلا شبہ ترسیل کو یقینی بناتی ہے۔ شق کے
ذریعے، قرآن باقی آسمانی کتابوں کے مقابلے میں ایک یقینی مختصر محفوظ الہی
صحیفہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ بعد کے زمانے میں ان کے پیروکاروں کی طرف
سے کی جانے والی بہت سی ترامیم سے خراب ہو گئی ہیں۔

بغیر کسی شک کے:

یہ حتمی شق ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات کو فلٹر اور دور کرتی ہے۔
قرآن کی تعریف کے تمام مضامین سے۔

قرآن بطور جامع قانون:

قرآن عملی سطح پر شریعت یا خدائی قوانین اور قانون سازی کے ماخذ
کے طور پر اسلام کا سب سے جامع تصور تشکیل دیتا ہے۔ یہ جامع ہے کیونکہ اس میں
قانون کے ساتھ ساتھ بنیادی مقاصد اور اخلاقی اصول اور وہ عقیدہ بھی شامل
ہے جس کا ہر مسلمان کو رکن ہونا چاہیے۔ اسلامی شریعت کو نہ صرف
مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام نوع انسانی کے لیے ہر دور کے لیے ڈیزائن اور موزوں
بنایا گیا ہے۔ اسلامی قانون اللہ اور اس کی مخلوق بشمول انسان کے لیے ہر
شخص کے عوامی یا نجی فرائض کو بیان کرتے ہوئے تمام انسانی اعمال کو

کنٹرول کرتا ہے۔

انسان کے بنائے ہوئے قوانین تبدیلی کے تابع ہیں اور نظریات پر مبنی ہیں۔
جب بھی قانون سازوں کا کوئی نیا ادارہ اختیار کرتا ہے، یا کوئی نیا
نظریہ ظاہر ہوتا ہے اور قانون سازوں سے اپیل کرتا ہے، اس کے مطابق قوانین کو تبدیل
کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف، الہی قانون ناقابل تغیر اور دائمی ہے کیونکہ جس نے اسے
بنایا ہے وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ وہ خالق ہے جس نے بنی نوع انسان
کو پیدا کیا اور تمام انسانوں کے لیے وہی کچھ مقرر کیا جو ان کے لیے آخری وقت تک بہتر

ہے۔

قرآن کی صداقت:

قرآن اسلامی شریعت کا پہلا اور بہت بڑا ماخذ ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے اور ایک معتبر صحیفہ ہے۔ یہ صرف ایک عقیدہ نہیں ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں
ہے، بلکہ ایک ایسی سچائی ہے جس کا آسانی سے ثبوتوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ثبوت مثال کے طور پر، اللہ

کی

طرف سے تحفظ یافتہ:

قرآن، نزول کے وقت سے، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے
جیسا کہ اس نے خود، قرآن کو تحریف، ملاوٹ، اضافے، یا
خرابی سے بچانے اور محفوظ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ فرماتا

ہے:

Scanned with CamScanner

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون الحجر ۹)

"بے شک ہم نے خود ہی ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہیں۔

وہاں اس کی حفاظت کے لیے"

دل و دماغ میں محفوظ:

قرآن کے معجزات میں سے اس کا حفظ بھی ہے۔ پوری دنیا میں کروڑوں مسلمان ہیں جنہوں نے قرآن کو دل سے حفظ کیا اور سیکھا۔ یہ قرآن کی وہ انفرادیت ہے جس کا مشاہدہ کسی اور کتاب میں نہیں کیا جا سکتا۔

متواتر:

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ قرآن چونکہ نزول کا زمانہ ہے۔ متواتر جو قرآن کے محفوظ ذریعہ ہونے کی حیثیت کو یقینی بناتا ہے۔

اسلام میں شریعت

قرآن کی فہمی:

قرآن ہدایت کی کتاب ہے اور ایک ایسی خوبی سے بھرپور ہے کہ یہ سادہ اور واضح عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے بہت آسان اور سمجھنے میں آسان ہے۔ دوسری آسمانی کتابوں کے برعکس جنہوں نے اپنا اصل متن کھو دیا ہے اور ان کی زبانیں بھی مردہ ہو چکی ہیں، قرآن ایک ایسی زبان کے ساتھ بولتا ہے جو دنیا کے دو براعظموں میں بھی زندہ اور بولی جاتی، لکھی اور سمجھی جاتی ہے۔ کوئی بھی فرد آسانی سے عربی زبان سیکھ سکتا ہے اور قرآن سے براہ راست رہنمائی حاصل کرسکتا ہے اور اسے کسی ذریعہ کی ضرورت نہیں ہے۔

قرآن کی تقلید:

قرآن تئیس سال، تیرہ مکہ اور دس مدینہ منورہ میں حالات کے مطابق کچھ حصوں میں نازل ہوا تھا۔ اسے مختلف طوالت کی 114 سورتوں (ابواب) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اللہ عزّوجلّ نے عربوں اور غیر عربوں کو چیلنج کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کے مشابہ قرآن تیار کریں۔ چیلنج کو دس سورتوں تک کم کر دیا گیا، پھر بھی وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ آخر میں، اللہ نے انہیں چیلنج کیا کہ وہ اپنی کسی سورت کے مقابلے میں ایک ہی سورت بنا لیں۔ اگرچہ وہ فصاحت و بلاغت کے ماہر تھے، لیکن پھر بھی وہ چیلنج لینے کے قابل نہیں تھے۔ وہ جان گئے کہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے نہیں ہو سکتا جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

پچھلے رسولوں کے معجزات میں فرق؛ جس نے ان کی سچائی کو ثابت کیا۔ اور محمد، اللہ کے رسول، یہ ہے کہ ان کی زندگی کے دوران ہوا، جب کہ قرآن کا معجزہ ہمیشہ کے لئے مؤثر ہے، اور قیامت تک چیلنج ہے۔

قرآن، اصولوں کی کتاب:

قرآن ہدایت کا کنارہ ہے، لیکن یہ اسلامی شریعت (قانون) کا بنیادی ماخذ ہے۔ اللہ نے اسے ہر چیز کو ظاہر کرنے اور انسانوں اور جنوں دونوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا ذریعہ بنانے کے لیے نازل کیا ہے۔ یہ ہمیں بنیادی دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اسلامی قانون کے اصول مثلاً قرآن میں نماز قائم کرنے کا
حکم ہے لیکن نماز کی تفصیل قرآن میں کہیں نہیں ہے۔
اس حقیقت کے بعد قرآن میں احکام کی تفصیل تلاش کرنا اور
شریعت کے کسی خاص مضمون کی تفصیلات نہ ملنے کی صورت میں اس کی تردید کرنا
یا اس کی غلط تشریح کرنا حماقت ہے اور ارتداد کا سبب بن سکتا ہے۔

پرنسپلز:

قرآن، شریعت کا اصل ماخذ ہونے کے ناطے، ہمیں پوری اسلامی تعلیمات کے
لیے بنیادی بنیادیں فراہم کرتا ہے جنہیں اسلام کے تعارف میں زیر بحث آنے کے
مطابق پانچ بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے اور مزید مطلوبہ تفصیلات سنت
اور حدیث سے فراہم کی گئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

سنت (حدیث)

سلیم میں شریعت (قانون) کے ماخذ کے طور پر

اہم موضوعات:

- حدیث و سنت کے معنی اور تعریف۔
- نبی کی حیثیت
- نبی کی اطاعت
- نبی کی نافرمانی پر دھمکی
- نبی کے فرائض
- حدیث کی سند
- قران بغیر حدیث کے
- احادیث کی تالیف
- حدیث کی بڑی تالیفات۔

حدیث:

مفہوم: کلام، گفتگو، نئی بنی ہوئی چیز وغیرہ۔

ابتدا: اقوال، افعال اور تکریر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وعلیکم السلام)۔

تذکرہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی قول یا فعل پر خاموشی اختیار کر لینا۔

سنت:

معنی: طریقہ، طریقہ، انداز وغیرہ۔

ڈی انیشن: نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اعمال (طرز زندگی) جسے وہ اختیار کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

نبی کی حیثیت:

قرآن کے مطابق نبی ڈاکیا نہیں ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے احکام وصول کرے اور انسانوں تک پیغام پہنچا دے اور اس کا فرض ختم ہو جائے۔ اس کے بجائے وہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے جو اللہ تعالی کی خوشنودی کی طرف لے جاتا ہے۔ لوگوں کو پیغمبر کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے نبی کو مبلغ، معلم، رہنما، نمونہ عمل اور تزکیہ کرنے والا بھی قرار دیا جاتا ہے۔

اطاعت رسول:

انبیاء کی اطاعت اللہ کے نزدیک سب سے اہم مسئلہ ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بہت زیادہ تاکید کی ہے۔ مثال کے طور پر،

- ہر نبی اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے۔

اعلی

Scanned with CamScanner

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور نبی کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ (النساء : 64)

- جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء:80)
- محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پوری انسانیت کے لیے نمونہ اور نمونہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے۔ (الاحزاب : 21)
- جو اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہے اور اس کا پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے۔ اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ آپ کے گناہ۔ (آلِ عمران:

پیغمبر کی نافرمانی کی دھمکی:

نبی کی نافرمانی کو قرآن نے سختی سے منع کیا ہے اور دردناک عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس مسئلے کے حوالے سے بہت سے تذکرے موجود ہیں۔

انبیاء کے فرائض:

ہر نبی کو مبعوث کیا گیا تاکہ وہ بنی نوع انسان کو راہ راست پر لائے۔ اور اس مقصد کے لیے انہیں قرآن کے مطابق چار فرائض تفویض کیے گئے۔ (ال بقرہ: 129، آل عمران: 164)

1- اللہ کی آیات کو لوگوں تک پہنچانا۔

2- کتاب مقدس کی وضاحت کرنا۔

3- انہیں حکمت سکھانا (حکمت کی تعریف کے طور پر سنت)۔

4- لوگوں کو پاک کرنا۔

حدیث کی سند:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حدیث آج ناقابل قبول اور ناقابل اعتبار ہے کیونکہ یہ تیسری صدی کے شروع میں محفوظ اور مرتب نہیں ہوئی تھی۔ نتیجتاً حدیث کا ایک بڑا حصہ تباہ ہو گیا اور لوگوں نے اس میں اپنے طور پر ترمیم و تبدیلی کی۔

لیکن یہ سراسر ایک لنگڑا عذر ہے کیونکہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور قرآن کو نہ صرف الفاظ بلکہ معانی اور تشریحات کی بھی مکمل حفاظت کی گئی ہے۔

قرآن بغیر حدیث کے:

Scanned with CamScanner

حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا ناممکن ہے۔ اگر حدیث زیادہ ثقہ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اب ہدایت نہیں ہے جو صریحاً باطل ہے۔

مثال 1:

قرآن نماز قائم کرنے کا حکم دیتا ہے، لیکن قرآن میں اس کی مزید تفصیل نہیں ہے کہ اقامت صلاۃ سے کیا مراد ہے؟ اور اس حکم پر عمل کیسے ہو سکتا ہے؟ صرف سنت ہی اس حکم کی وضاحت کر سکتی ہے اور اسے عملی طور پر ممکن بناتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

مثال 2:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حج کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن صرف قرآن سے ہم یہ نہیں جان سکتے کہ حج کیا ہے اور کیسے کیا جا سکتا ہے؟ یہاں تک کہ حدیث ہمارے لیے اس کی تشریح کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے حج کا طریقہ سیکھو۔

مثال 3:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے واقعات بیان کیے ہیں لیکن کوئی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ آیت میں کس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے؟

تالیف حدیث:

عہد نبوی میں:

تحریر، مثال صحیفہ صادقہ از عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، صحیفہ تمام لیکن، زیادہ تر حدیث کو حفظ کرنے اور اس پر عمل کرنے سے محفوظ کیا جاتا تھا۔ (R.A.)

پہلی صدی

حدیث زیادہ تر حفظ تھی لیکن صدی کے آخر میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے اسے تحریری شکل میں محفوظ کرنے کا حکم دیا۔ اس کے نتیجے میں احادیث کی بہت سی تالیفات تیار ہوئیں۔ مثلاً ابن شہاب زہری کی تالیف۔

دوسری صدی

امام ابو حنیفہ کی مسند

امام مالک کا موطا

امام محمد کا موطا

امام احمد کی مسند

تیسری صدی

صحاح ستہ کی عمر

احادیث کی اہم تالیفات:

Scanned with CamScanner

ـرس پیک: آئل

1. موطا امام مالک

2. موطا امام محمد

3. مسند امام احمد

4. صحیح بخاری

5. صحیح مسلم

6. سنن نسائی

7. سنن ابی داؤد

8-جامع ترمذی ۔

۹. سنن ابن ماجہ

10. سنن طحاوی

Scanned with CamScanner

(الاجماع)لجما.

معنی:

اکٹھے ہونا (x)، ایک ساتھ جوڑنا ()، اتفاق اور اتفاق

. (اتفاق رائے)

تعریف:

قانون کے بعض نکات پر تمام عظیم مذہبی رہنماؤں کی اتفاق رائے (عام معاہدہ).

اجماع کا تصور:

اج جمہوریت سب سے کامیاب سیاسی نظام ہے اور عالمی مسائل کا بہترین حل بھی. ووٹنگ کے ذریعے بہت سے مسائل حل ہو رہے ہیں اور اکثریت کو اختیار سمجھا جاتا ہے. اور اگر تمام ممبران کسی ایک نکتے کے حق میں ووٹ دیں تو اس کے سو فیصد درست اور مفید ہونے کی ضمانت فراہم کرتا ہے. اجماع کا تقریباً ایک ہی تصور ہے.

اجماع کی اقسام:

1- اجماع صحابہ (اجماع صحابہ)

2- اجماع تابعین (متفق علیہ صحابہ کا اتفاق)

3- اجماع امت (اتفاق امت)

ایک اور نقطہ نظر سے اجماع تین قسموں پر مشتمل ہے:

اجماع قوالی

اگر یہ اجماع تقریری طور پر اترا تو جہاں مجتہدین نے اس مسئلے کو زبانی بیان کیا تھا. یعنی انہوں نے کہا کہ وہ فلاں مسئلہ پر متفق ہیں یا ان میں سے ہر ایک نے انفرادی طور پر اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ وہ متفق ہے یا اس کا رہاضی اس کے موافق ہے.

اجماع فیلی

جب ان سب نے کسی خاص عمل پر عمل کیا اور اس پر عمل کیا اور سب نے اس عمل کو متفقہ طور پر قبول کر لیا تو اسے اجماع فیہ کہتے ہیں. یہ دونوں قسم کے اجماع سب سے افضل ہیں.

اجماع سکوتی.

اگر کسی مجتہد نے اپنے دور میں اور اس کے بعد کے ادوار میں کوئی حکم یا عمل کہا یا اس پر عمل کیا ہو تو دوسرے مجتہدین کو اس کا علم ہونے اور تبصرے یا تردید کا وقت اور موقع ملنے کے باوجود خاموشی اختیار کی تھی. یہاں تک کہ اسے اجماع کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے. اجماع سکوت (خاموش) رضامندی ہے.

اجماع کی صداقت:

اجماع بھی اسلام میں قانون کے ذرائع میں سے ایک ہے اور اسے قرآن و سنت کے بعد نمبر 3 پر رکھا گیا ہے.

Scanned with CamScanner

دلیل:

ومن یشاق الرسول من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا (النساء:115)

جو شخص رسول سے علیحدگی اختیار کرے گا بعد اس کے کہ اس پر سیدھا راستہ واضح ہو جائے اور مومن کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے اس راستے پر چلائیں گے جو اس نے چنا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے جو کہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

إتبعوا السواد الأعظم فإنه من شذ شذ في النار (ابن ماجه)

امت کی اکثریت کی پیروی کرو، جس کو (مسلمانوں سے) جدائی ملے گی وہ جہنم میں الگ ہو گا۔

لا یجمع أمتي علی ضلالة و ید اللي علی الجماعة (ترمذی)

میری امت انحراف پر اکٹھی نہیں ہوگی اور اللہ کی مدد (ن) لیگ کے ساتھ ہے۔

شرائط:

اجماع بلا شبہ قابل قبول ہے لیکن دو شرائط کے ساتھ:

1- قرآن کے خلاف نہ ہو۔

2- مشہور سنت کے خلاف نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

قیاس، اجتہاد

اجتہاد

معنی: محنت کرنا، جدوجہد کرنا۔

قیاس،

معنی: رائے، اندازہ، سوچ۔

قیاس کی ضرورت اور اہمیت:

یہ دنیا ترقی پسند اور بدلنے والی ہے، حالات اور رسم و رواج
وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ بہت سے نئے مسائل اور نکات
ہیں جن کا ہمیں سامنا کرنا ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں بعض نکات
کے بارے میں اسلامی شریعت کا نقطہ نظر جاننا چاہیے۔ اور اس کے بارے
میں جاننے کا واحد طریقہ قیاس ہے۔ پس قیاس ضروری اور ضروری ہے۔

دلیل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا اور پوچھا کہ تم فیصلہ کیسے کرو گے؟
اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پوچھا کہ اگر تمہیں اللہ کی کتاب میں نہیں ملتا؟ اس نے جواب دیا ''سنت
نبوی سے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اگر تم اسے سنت میں نہیں پاتے؟
اس نے جواب دیا، ''میں اپنی رائے سے جدوجہد کروں گا اور باز نہیں آؤں
گا''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمام تعریفیں اللہ کے
لیے ہیں جس نے اللہ کے نبی کے رسول کو اللہ کے نبی کی خوشنودی کے لیے الہی
ہدایت عطا کی۔" (اس نے خوشی کا اظہار کیا۔) (ترمذی، ابوداؤد)

نوٹ:

تعریف کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے قیاس کے چند
اہم اجزا کا علم ہو۔

قیاس کے تین اجزاء ہیں

1- مقیس ()

2- مقیس علیہ (4)

3- التزام (ای)

4- حکم ()

مقیس:

کچھ نیا نکتہ جو ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی حیثیت جاننے کی
ضرورت ہے۔

مقیس علیہ السلام:

قانون کے کچھ ایسے نکات جو قرآن و سنت میں پہلے سے یقینی اور واضح
ہیں۔

Scanned with CamScanner

انجا:

وجہ اور وجہ جو کسی خاص نقطہ اگر قانون میں کچھ مخصوص

حکم کا سبب بنتی ہے۔

حکم:

اللہ یا اس کے رسول کی طرف سے مقرر کردہ خاص حکم۔

تعریف:

دونوں میں پائی جانے والی یکساں علّت کی وجہ سے مقیس علیہ السلام کے

حکم کو مقیس کی طرف منتقل کرنا۔

مثال:

مثال کے طور پر ہمیں اسلام میں منشیات (جیسے بھنگ) کی حیثیت جاننے
کی ضرورت ہے جس کا قرآن و سنت میں کہیں ذکر نہیں ہے، اس لیے ہمیں معلوم ہوا
کہ شراب قرآن و سنت میں حرام ہے اور اس کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے۔ حواس
اور نشہ کو دور کرتا ہے اور یہی وجہ منشیات میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ہم نے
شراب کے حرام ہونے کے حکم کو بھنگ میں تبدیل کر دیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ

بھنگ اسلام میں حرام ہے۔

اس مثال میں شراب مقیس علیہ ہے جو اسلام میں یقینی اور واضح
ہے۔ بھنگ مقوی ہے جس کے بارے میں ہمیں جاننا ضروری ہے۔ اور

نشہ وہ ہے جو دونوں میں مشترک ہے۔

شرائط:

قیاس کی قبولیت کی دو قسمیں ہیں۔

1- اجتہاد کے لیے۔

2- مجتہد کے لیے۔

اجتہاد کے لیے:

یہ اجتہاد کے قواعد کے تحت ہونا چاہیے اور مذکورہ بالا تینوں ماخذ

قانون کے خلاف نہیں ہونا چاہیے۔

مجتہد کے لیے:

اسے مجتہد کے معیار پر پورا اترنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اسلام کا معاملہ ہے

اس لیے قوم کو گمراہ کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

1- تقویٰ

2- اسلام کے بارے میں تفصیلی اور گہرا علم

Scanned with CamScanner